سوال

(15)تلاوت کے بعد (صدق اللہ العظیم) کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کی تلاوت کے بعد «صدق اللہ العظیم» کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کی تلاوت کے بعد «صدق اللہ العظیم» کہنے کا سنت سے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ یہ کہنے کا رواج عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کے بہت اسی آخری دور میں ہوا ہے۔ لاریب قائل کا «صدق اللہ العظیم» اللہ تعالیٰ کی ثناء اوراس کی عبادت ہے اور جب یہ عبادت ہے تو پھر یہ جائز نہیں کہ ہم شرعی دلیل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کوئی طریقہ ایجاد کریں اور جب ان الفاظ کے کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ ان الفاظ کے ساتھ تلاوت کو ختم کرنا مشروع اور مسنون نہیں ہے لہذا تلاوت ختم کرنے کے بعد «صدق اللہ العظیم» نہیں کہنا چاہیے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا قُل صَدَقَ اللَّهُ (آل عمرآن آیت :95) تو اس کا جوب یہ ہے کہ ہاں! اللہ تعالیٰ نے یہ اور ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ «صدق اللہ» لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول نے یہ فرمایا ہے کہ جب تم تلاوت ختم کرو تو یہ کہو «صدق اللہ العظیم» نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تیھآ لیکن یہ ثابت نہیں کہ آپ نے تلاوت کے بعد «صدق اللہ العظیم» کہا ہو' ابن مسعود نے کہا آپ سورۃ النساء کی تلاوت سنائی اور جب وہ اس آیت پر پہنچے :

فَكَيفَ إِذا جِئنا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهيدٍ وَجِئنا بِكَ عَلىٰ هـٰؤُلاءِ شَهيدًا ٤١ ... سورة النساء

''پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے''

تو آپ نے فرمایا: ''بس اتنی تلاوت ہی کافی ہے'' (صحیح بخاری فضائل القرآن باب قول المقری للقاری: حسبک حدیث :5050)

آپ نے ابن مسعود سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اب کہو «صدق اللہ العظیم»

اور نہ ہی ابن مسعود نے ازخود ہی یہ الفاظ کہے تھے۔ یہ حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے کہ تلاون کے اختتام پر «صدق اللہ العظیم» کہہ دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ بات

اللہ تعالیٰ کے کلام کی تصدیق کے قبیل سے ہوگی۔ مثلاً آپ اگر کسی شخص کو دیکھیں کہ وہ اپنے رب کی طاعت و بندگی بجالانے کی اپنی اولاد کے ساتھ مشغول ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے :

إِنَّمَآ أَمۡوَٰلُكُمۡ وَأَوۡلَٰدُكُمۡ فِتۡنَةٞ ... ١٥ ... سورة التغابن

''تمہارے مال اوراولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں''

یا اسی طرح کی دیگر آیات سے استشہاد کرتے ہوئے یہ کہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص28

محدث فتویٰ